قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 13 فروری 2021ء | 30 جمادی الثانی 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:38

ارشادِ باری تعالیٰ

لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا وَّیُحِبُّوۡنَ اَنۡ یُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ یَفۡعَلُوۡا فَلَا تَحۡسَبَنَّہُمۡ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الۡعَذَابِ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ

(آل عمران: 189)

ترجمہ:۔ تُو اُن لوگوں کے متعلق جو اپنی کارستانیوں پر خوش ہو رہے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ اُن کی اُن کاموں میں بھی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کئے (ہاں) ہرگز اُن کے متعلق گمان نہ کر کہ وہ عذاب سے بچ سکیں گے جبکہ اُن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ان شرائط (بیعت) کو پڑھ کر اور آپ علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات کو پڑھ کر، سُن کر اور ان پر غور کر کے ہی پتہ چلتا ہے کہ آپ ہمارے اندر اسلام کی حقیقی تعلیم داخل کر کے، ہماری اعتقادی اور عملی اصلاح کر کے ہم میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے تھے۔کیونکہ اس کے بغیر وہ عظیم مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا جو آپ کی بعثت کا مقصد تھا، جو زمانے کی اہم ضرورت تھی اور ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اُس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں۔مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے۔اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں اُن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔‘‘

’’اگرچہ ظاہری طور پر ہر انسان سمجھتا ہے کہ یہ بڑے دیندار ہیں لیکن عُجب اور ریا اور باریک باریک معاصی میں مبتلا ہیں جو کہ عارفانہ خوردبین سے نظر آتے ہیں‘‘۔

فرماتے ہیں کہ: ’’اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔اسی غرض کے لیے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔وہ تطہیر چاہتا ہے

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- فرصت ملی ہے کب مجھے اب تک پڑے ہیں کام (منظوم)
- ہم قرآن کے قریب جا رہے ہیں
- تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کا قیام
- ’’بھیرہ سے ہمیں نصرت پہنچی ہے‘‘

فرمانِ رسول ﷺ

مخفی شرک

حضرت جندب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس رنگ میں شہرت دے گا کہ آخر کار اس کے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے۔ان میں وہ رسوا اور بدنام ہو جائے گا۔اور جو شخص ریاکاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الریاء و السمعة)

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا کہ اے لوگو! شرکِ خفی سے بچو۔صحابہؓ نے عرض کیا حضور ﷺ شرکِ خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں، یہی دکھاوے کی خواہش شرکِ خفی ہے۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب الاخلاص، الترغیب فی الاخلاص و الصدق و النیة الصالحة، صفحہ ۴، حدیث نمبر ۴۵)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

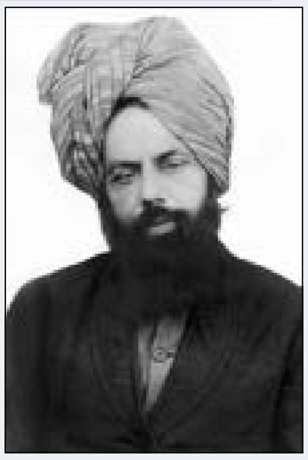

ریاکاری

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ ریاکار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے۔وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کو نہیں چاہتے بلکہ اپنی عزت اور عظمت منوانا چاہتے ہیں۔لیکن جن کو خدا پسند کرتا ہے وہ طبعاً اس سے متنفر ہوتے ہیں۔ان کی ہمت اور کوشش اسی ایک امر میں صرف ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال ظاہر ہو اور دنیا اس سے واقف ہو۔وہ ایسی حالت میں ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ دنیا ان کو نہ پہچان سکے، مگر ممکن نہیں ہوتا کہ دنیا ان کو چھوڑ سکے کیونکہ وہ دنیا کے فائدہ کے لیے آتے ہیں۔ان لوگوں کے جو دشمن اور مخالف ہوتے ہیں ان سے بھی ایک فائدہ پہنچتا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ان کے سبب سے ظاہر ہوتے ہیں۔اور حقائق و معارف کھلتے ہیں۔ان کی چھیڑ چھاڑ سے عجیب عجیب انوار ظاہر ہوتے ہیں۔اگر ابوجہل وغیرہ نہ ہوتے تو قرآن شریف کے تیس سیپارے کیونکر ہوتے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سی فطرت والے ہی اگر سب ہوتے تو ایک دم میں وہ مسلمان ہو جاتے۔ان کی کسی نشان اور معجزہ کی حاجت ہی نہ ہوتی۔پس ہم ان مخالفوں کے وجود کو بھی بے مطلب نہیں سمجھتے۔اُن کی چھیڑ چھاڑ اللہ تعالیٰ کو غیرت دلاتی ہے اور اس کی نصرت اور تائیدات کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔غرض خدا تعالیٰ کے ماموروں کا یہ خاص نشان ہوتا ہے کہ وہ اپنی پرستش کرانا نہیں چاہتے۔جس طرح پر وہ لوگ جو پیر بننے کے خواہشمند ہیں چاہتے ہیں۔اگر کوئی شخص اپنی پوجا کرائے تو کیا وجہ ہے کہ دوسرے انسان کے بجائے اس پوجا کے مستحق نہ ہوں۔میں سچ کہتا ہوں کہ ایک مرید اس مرشد سے ہزار درجہ اچھا ہے جو مکر کی گدی پر بیٹھا ہوا ہو کیونکہ مرید کے اپنے دل میں کھوٹ اور دغا نہیں ہے۔خدا تعالیٰ اخلاص کو چاہتا ہے۔ریاکاری پسند نہیں کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 8 ایڈیشن 1988ء)

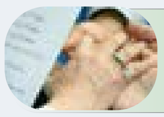

دربارِ خلافت

دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’اس آیت میں ایمان کو اعمالِ صالحہ کے مقابل پر رکھا ہے۔ جنّات اور انہار۔یعنی ایمان کا نتیجہ تو جنت ہے اور اعمالِ صالحہ کا نتیجہ انہار ہیں‘‘۔ (نہریں ہیں)۔’’پس جس طرح باغ بغیر نہر اور پانی کے جلدی برباد ہو جانے والی چیز ہے اور دیر پا نہیں۔ اسی طرح ایمان بےعملِ صالح بھی کسی کام کا نہیں۔ پھر ایک دوسری جگہ پر ایمان کو اشجار (درختوں) سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ایمان جس کی طرف مسلمانوں کو بلایا جاتا ہے وہ اشجار ہیں اور اعمالِ صالحہ ان اشجار کی آبپاشی کرتے ہیں۔غرض اس معاملہ میں جتنا جتنا تدبر کیا جاوے اُسی قدر معارف سمجھ میں آویں گے۔جس طرح سے ایک کسان کاشتکار کے واسطے ضروری ہے کہ وہ تخم ریزی کرے۔ اسی طرح روحانی منازل کے کاشتکار کے واسطے ایمان جو کہ روحانیات کی تخم ریزی ہے ضروری اور لازمی ہے۔ اور پھر جس طرح کاشتکار کھیت یا باغ وغیرہ کی آبپاشی کرتا ہے اسی طرح سے روحانی باغ ایمان کی آبپاشی کے واسطے اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ایسا ہی بیکار ہے جیسا کہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا کسی دوسرے ذریعہ آبپاشی کے نکما ہے‘‘۔

فرمایا’’درخت خواہ کیسے ہی عمدہ قسم کے ہوں اور اعلیٰ قسم کے پھل لانے والے ہوں مگر جب مالک آبپاشی کی طرف سے لاپروائی کرے گا تو اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ سب جانتے ہیں۔ یہی حال روحانی زندگی میں شجرِ ایمان کا ہے۔ ایمان ایک درخت ہے جس کے واسطے انسان کے اعمالِ صالحہ روحانی رنگ میں اس کی آبپاشی کے واسطے نہریں بن کر آبپاشی کا کام کرتے ہیں۔ پھر جس طرح ہر ایک کاشتکار کو تخم ریزی اور آبپاشی کے علاوہ بھی محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے، اسی طرح خدا تعالیٰ نے روحانی فیوض و برکات کے ثمراتِ حسنہ کے حصول کے واسطے بھی مجاہدات لازمی اور ضروری رکھے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم۔صفحہ 648۔649جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اگر نہ ختم ہونے والے اجر لینے ہیں برکات سے فائدہ اٹھانا ہے، دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔خوشخبری ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنے ایمان کو نیک اعمال سے سجایا۔ جنہوں نے اگر یہ اعلان کیا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورے ہوتے

بقیہ صفحہ 6 پر

فرصت ملی ہے کب مجھے اب تک پڑے ہیں کام

فرصت ملی ہے کب مجھے اب تک پڑے ہیں کام
کیسے کہوں کہ میرا ہے سب کچھ اسی کے نام

باقی ہیں وہ جو اوروں کے پُرسانِ حال ہیں
ساقی نے سب کے بھر دیئے خالی ہے میرا جام

جاؤ خدا کے نور کو حاصل کیا کرو
اس شخص سے جو دل کو منوّر کرے مدام

مہمان بن کے آئے تھے رہنے کو چار دن
اب زندگی کی دیکھئے ہونے لگی ہے شام

رونق جہانِ دل کی فقط تیرے دم سے ہے
تیرے بغیر جاناں یہ دنیا ہے ناتمام

میری سنیں تو رات اندھیرے میں کاٹیے
مشعل کا اس کے ذکر سے ہی کیجے اہتمام

طارق ہیں اس نگر میں سبھی آشنا ہوئے
اب ایسا یار ڈھونڈکہ ہو جائیں سارے کام

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔لندن

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب مجالسۃ الفقراء)

ترجمہ:اے میرے اللہ !مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مجھے مسکینی کی حالت میں موت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ ہی سے اٹھانا۔

یہ ہمارے سید مولیٰ پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عاجزی و انکساری کی دعا ہے۔

حضرت مسیحِ موعودؑ شرائط بیعت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شرطِ بیعت ہفتم

یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مساکین سے محبت کیا کرو۔ یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ پس مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ (مندرجہ بالا دعا)۔۔ پس ہر احمدی کو بھی وہی راہ اختیار کرنی چاہئے،ان راہوں پر قدم مارنا چاہئے جن پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ چل رہے ہیں۔ ہر احمدی کو اپنے آپ کو مسکینوں کی صف میں ہی رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہی عہد بیعت ہے کہ مسکینی سے زندگی بسر کروں گا۔‘‘

(خطباتِ مسرور جلد1صفحہ 280)

مرسلہ:مریم رحمٰن

اداریہ

ہم قرآن کے قریب جا رہے ہیں

اس سے قبل بھی خاکسار اپنے مختلف اداریوں اور آرٹیکلز میں یہ لکھتا آیا ہے کہ Covid19 میں SOPs اور مختلف حکومتوں کی طرف سے عائد ہونے والی پابندیوں کی وجہ سے ایک نئے لائف اسٹائل کا دنیا کی تمام مخلوق کو سامنا ہے۔ یہ لائف اسٹائل مسلمانوں کے لئے نیا نہیں۔ ہمیں انسانی زندگی کے لئے یہ اسٹائل قرآن کریم سے ملتا ہے۔ آنحضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور بعدھم سلف صالحین اور آج کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپؑ کے خلفاء اور تمام احباب جماعت اپنے عملوں، ارادوں اور پختہ خیالات سے قرآن کریم کی تعلیمات، رسول خداؐ کے ارشادات اور سنت نبوی پر عمل پیرا ہیں۔ اس لئے SOPs نے ہمارے لئے کوئی مشکل پیدا نہیں کی۔ تاہم اسلام کے حقیقی فرمانبرداروں اور پیروکاروں کے علاوہ دیگر دنیا میں بسنے والوں کے لئے اس کو اپنانا مشکل تھا۔ لیکن حالات و واقعات نے تمام دنیا کے باسیوں کو SOPs پر عمل کرواکے اسلام اور قرآن کے قریب لاکھڑا کیا ہے۔ اس کا اظہار ایک برطانوی مسلم صحافی رابرٹ کارٹر نے ایک ایرانی نیوز ویب سائیٹ پریس ٹی وی کو دیئے گئے انٹرویو میں مغرب کو مخاطب ہو کر کہا ہے کہ موجودہ دور میں وبا سے بچنے کے لئے عائد کی جانے والی پابندیاں جنہیں بعض لوگ ایک نیا طرز زندگی بھی کہتے ہیں اصل میں نیا نہیں بلکہ اسلامی طرز زندگی ہے۔

تمام مسلمان اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن جو ایک مقدس کتاب ہے انہیں ایک صحتمندانہ اور بامقصد زندگی گزارنے کے اسلوب سکھاتی ہے۔ مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی چاہے وہ نماز پڑھنے اور روزہ جیسی عبادات سے تعلق رکھتی ہو یا لباس جو وہ پہنتے ہیں سب کے لئے راہنمائی یا تو قرآن میں بیان کی گئی ہے یا حضرت محمد ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے۔ حالانکہ یہ لائف اسٹائل ایک عرصہ سے مغربی اقوام کے طنز کا نشانہ بنتا رہا ہے چاہے وہ مسلمانوں کو بیک ورڈ (Back ward) اور عجیب کہنے کی صورت میں ہو یا اشتعال انگیزی دکھانے کے ذریعہ۔

لیکن اب ہم سب کو مسلمانوں کی طرح برتاؤ کرنا پڑ رہا ہے۔

تمام شراب خانے، جوا خانے، کلب اور قحبہ خانے بند کرنے پڑے ہیں۔ بعض صورت میں طبی ماہرین شراب کے استعمال پر مکمل کنٹرول کی بات کر رہے ہیں کیونکہ یہ وائرس کو جسم میں زیادہ خطرناک بنا سکتا ہے۔ کچھ ممالک نے اس کے فروخت پر (عارضی) پابندی بھی لگائی ہے۔

جیسے مسلمان دن میں پانچ وقت نماز کے لئے وضو کرتے ہیں عام لوگ ترجیحی بنیادوں پر روزانہ متعدد بار صفائی ستھرائی اور ہاتھ دھونے کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ہاتھ نہ ملانا بھی معاشرتی طور پر قابل قبول ہو چکا ہے جو کہ مرد و عورت کے معاملہ میں ایک روائتی مسلم طریقہ کار ہے جو کہ بعض اوقات مغرب میں مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کا بھی باعث بنا ہے۔ مزید یہ کہ لوگ اپنا چہرہ اور سر وغیرہ بھی ڈھانپنا شروع کر چکے ہیں تا کہ وبا سے محفوظ رہا جا سکے بشمول ان کے جو ماضی میں متعدد بار اس وجہ سے مسلمان خواتین کی توہین کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ریاستیں جو نقاب اور حجاب پر پابندی لگا چکی تھیں اب پہلے سے کہیں زیادہ مسلم دکھائی دے رہی ہیں۔ بعض یورپی ممالک جیسا کہ آسٹریا اس حد تک چلے گئے ہیں کہ چہرہ ڈھانپنے کی پابندی کروانے کے لئے قانون بنا دیا جائے اور نقاب یعنی چہرے کا ماسک حکومتیں ضروری قرار دے رہی ہیں۔

اس کے علاوہ مزید یہ کہ معاشی سطح پر بعض صورتوں میں شرح سود صفر تک گرا دی گئی ہے جو کہ بعینہٖ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔

مسلمان خاندانوں نے گزشتہ لاک ڈاؤن میں رمضان خود ساختہ تنہائی کے ساتھ عبادات اور روزہ کے ساتھ گزارا جب غیر مسلم ساحلوں پر ریاستی احکامات کی نافرمانیوں میں مصروف تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ایک عرصہ صرف اپنے دین اور ایمان سے محبت رکھنے کی وجہ سے نفرت کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔ اس بات کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے مسلمانوں کو درست ثابت کرنے کے لئے ایک عالمی وبا کو آنا پڑا جب کہ اس کے مقابلہ پر مغربی طور طریقوں کی اصلاح کی ضرورت ہے نہ کہ قرآنی تعلیمات کی اور آئندہ اسلام کے بارہ میں کچھ غلط کہنے سے پہلے اس بات کو ذہن میں ضرور رکھیے گا۔

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 83۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ جماعت قائم فرمائی تو وہ اس میں شامل ہونے والوں کو خاص طور پر پاک کرنا چاہتا ہے تا کہ پاک جماعت کا قیام ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں سے ہر ایک سے یہ چاہتے ہیں کہ یہ عارفانہ خوردبین ہم لگائیں۔ اس سے ہم اپنے نفس کو دیکھیں۔ اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ اپنی اعتقادی غلطیوں کی جہاں اصلاح کریں وہاں ہر قسم کی چھوٹی سے چھوٹی عملی غلطیوں کی بھی اصلاح کریں۔ اپنے اعمال کی طرف بھی نظر رکھیں۔ اور یہ عارفانہ خوردبین ہی ہے جو معمولی قسم کی غلطیوں کو بڑا کر کے دکھائے گی کیونکہ خوردبین کا یہی کام ہے کہ باریک سے باریک چیز بھی بڑی کر کے دکھاتی ہے۔

پس اپنے گناہوں کو دیکھنے کے لئے، اپنی غلطیوں کو دیکھنے کے لئے، اپنی کمزوریوں کو دیکھنے کے لئے ہمیں وہ خوردبین استعمال کرنی پڑے گی جس سے ہم اپنے نفس کے جائزے لے سکیں۔ اسی سوچ کے ساتھ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ پس ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کوئی معمولی دعویٰ اور یہ معمولی جماعت نہیں ہے۔ نہ ہی ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ معمولی دعویٰ ہے، نہ یہ جماعت ایک معمولی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے افراد کو پاک کر کے ایک پاک جماعت بنانا چاہتا ہے جس کے لئے اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ ہر احمدی کو یہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ یہ تقویٰ اور طہارت کی زندگی کے نمونے ہی ہیں جو وہ انقلابی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں، اور یہ انقلابی تبدیلی ہمارے اعتقاد کی اصلاح اور اعمال کی اصلاح کے ساتھ وابستہ ہے۔ صرف اعتقادی اصلاح فائدہ نہیں دے سکتی جب تک کہ اعمال کی اصلاح بھی ساتھ نہ ہو۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اعمال کی فکر نہ ہو۔

پس اس زمانے میں جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے دُور ہو رہے ہیں، ہمیں اپنے عقیدے کے ساتھ اپنے اعمال کی حفاظت کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے اور شدت سے ضرورت ہے۔ عقیدے کے لحاظ سے تو ہم یقیناً جنگ جیتے ہوئے ہیں لیکن اگر عقیدے کے مطابق عمل نہ ہوں اور جو تعلیم دی گئی ہے اُس کے مطابق نہ چلیں، اُس کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش نہ ہو تو آہستہ آہستہ صرف نام رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کی اکثریت میں ہم دیکھتے ہیں کہ غلط قسم کے کاموں میں ملوث ہیں۔ نمازوں کی اگر پڑھتے بھی ہیں تو صرف خانہ پری ہے۔ اکثریت تو ایسی ہے جس کو نمازوں کی پرواہ بھی نہیں ہے۔

ریا کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ اب یہ اکثر کسی کو بھی نظر نہیں آئے گی۔ خود انسان کو اگر وہ حقیقت پسند بن کے اپنا جائزہ لے تو پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ کام جو وہ کر رہا ہے یہ دنیا دکھاوے کے لئے ہے یا خدا تعالیٰ کی خاطر؟ اگر انسان کو یہ پتہ ہو کہ میرا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے اور ہو گا تو تبھی مجھے ثواب بھی ملے گا تو تبھی وہ نیک اعمال کی طرف کوشش کرتا ہے۔ تبھی وہ اس جستجو میں رہے گا کہ میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی تلاش کروں اور اُن پر عمل کروں۔ اور جب یہ ہو گا تو پھر نہ ریا پیدا ہو گی نہ دوسری برائیاں پیدا ہوں گی۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ: 30/ مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

از ابن الشریف

تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کا قیام

تقویٰ اللہ کی برکات

قسط نمبر دوم و آخر

کسی بھی بات کو اس وقت تک اختیار کرنا مشکل ہوتا ہے جب تک اس کے فوائد و برکات سے آگاہی نہ ہو۔ ایک اچھے رہنما کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ کسی امر کا حکم دینے سے پہلے اس معاملہ کے حُسن و قبح سے اپنے متبعین کو اچھی طرح آگاہ کر دیتا ہے۔

متقی پر خدا کا ہاتھ

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی جب اپنے ماننے والوں کو تقویٰ کی تلقین کی اور تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت قائم کرنی چاہی تو تقویٰ اختیار کرنے کی برکات اور تقویٰ اختیار نہ کرنے کے نقصانات کو خوب کھول کر اپنی جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ تا ہر ایک علیٰ وجہ البصیرت اس پر عمل کر سکے۔ آپ فرماتے ہیں:

”جو خدا کا متقی، اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا ہے، اور بڑا رحیم و کریم ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔۔۔ اصل یہ ہے کہ اُن کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔ لوگوں کے متقی اور ریاء کار انسان ہوتے ہیں۔ سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے، جس سے سرگردان اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا۔ جوانی سے اب تک بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا۔ اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتا اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ (زبور: باب 37 آیت 25۔ ناقل) یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں، اولیاء گزرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد چہارم ص 404)

متقی بچائے جاتے ہیں

”اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں، چھوڑ دو۔ جب تک خوفِ الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچا لئے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں۔ ایسے وقت ان کی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے اور ان کا تقویٰ انہیں بچا لیتا ہے۔ انسان اپنی چالاکیوں، شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا۔ کوئی انسان بھی نہ اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے نہ مال و اولاد کی حفاظت کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔“

(ملفوظات جلد پنجم ص 280)

متقی کو کوئی تباہ نہیں کرسکتا

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ بڑے درد، محبت اور تکرار کے ساتھ اور مثالیں دے کر اپنے متبعین کو تقویٰ کی طرف دعوت دیتے رہے تا وہ بلاءِ دنیا سے مولیٰ کریم کی حفاظت میں آ جائیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو، اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا، ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 71)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں آج سے ایک سو بتیس (132) سال قبل شروع ہونے والی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت ہر قسم کی رکاوٹوں اور مخالفتوں، دھمکیوں اور حملوں کے باوجود، اب دنیا کے دو سو بارہ (212) ملکوں میں مضبوطی کے ساتھ قائم ہو چکی ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم کی پیاسی روحیں فوج در فوج اور کھچا کھچ اپنی سیری اور سیرابی کے لئے اس میں داخل ہو رہی ہیں۔ گویا شدید آندھیوں اور طوفانوں کو چیرتے ہوئے یہ جماعت آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس کی مستقل اور مسلسل خدماتِ دینیہ کی دوسری مذہبی جماعتوں میں مثال نہیں ملتی۔ اخوت و بھائی چارے کا ایک بینظیر عالمی معاشرہ قائم ہو چکا ہے۔ دینی سیرت کے ٹھیٹھ نمونے اس جماعت میں وافر اور ہر سو نظر آتے ہیں۔ الٰہی جماعتوں کی صداقت کا یہ بھی ایک بیّن ثبوت ہے۔

اے ہوش و عقل والو! یہ عبرت کا ہے مقام
چالاکیاں تو ہیچ ہیں، تقویٰ سے ہو ویں کام

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے موافق حضرت اقدس مسیح موعود کو اس مقصد میں بھی کامیاب فرمایا جس کی گواہیاں اور زندہ نمونے دنیا کے دو سو ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن اس وقت خاکسار صرف ان لوگوں کی گواہی کو درج کرے گا جنہیں احمدیت سے باہر رہ کر اس حقیقت کا برملا اعتراف کرنا پڑا۔

☆ چنانچہ علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے اقرار کیا:

”پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔“

(ملتِ بیضاء پر ایک عمرانی نظر ص 18)

☆ نیز علامہ نیاز فتحپوری صاحب مشہور شاعر، ادیب اور ایڈیٹر فرماتے ہیں:

”اس میں کلام نہیں کہ انہوں (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے یقیناً اخلاقِ اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوۂ نبوی کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔“

(رسالہ نگار لکھنؤ، ماہ نومبر 1959)

نیز ایک سال بعد پھر لکھا کہ ”اگر میں احمدی جماعت کو پسند کرتا ہوں تو صرف اس لئے کہ اس نے اپنی منزل پالی ہے۔ اور یہ منزل وہی ہے جس کی بانی اسلام نے نشاندہی کی تھی۔۔۔ یہی وہ جماعت ہے جس نے محض اخلاق سے ہزاروں دشمنوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور ان سے بھی قادیان کو ”دارالامان“ تسلیم کرا لیا۔“

(رسالہ نگار لکھنؤ، ماہ ستمبر 1960)

☆ اب ایک بالکل غیر جانبدار قلمکار جناب دیوان سنگھ مفتون صاحب ایڈیٹر ”ریاست“ دہلی کی گواہی سنیئے:

”ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک (دینی) شعار کا تعلق ہے، ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے (دینی) احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔ چنانچہ ایڈیٹر ”ریاست“ کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا، اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو کہ (دینی) شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو۔ اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے ہیں۔“

(ریاست دہلی 31۔ نومبر 1952)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے نتیجہ میں وہ مقصد بھی عطا فرما دے جس کے قیام کے لئے آپ مبعوث فرمائے گئے تھے، یعنی تقویٰ و پارسائی ہمارے ہر قول و فعل سے چھلکے۔ ہم خدا کے ہاتھ اور اس کی گود میں پرورش پا رہے ہوں اور اسی کی رضا ہمارے ہر قول و فعل کا مبتداء و منتہا ہو۔ اٰمین

از: انجینئر محمود مجیب اصغر

’’بھیرہ سے ہمیں نصرت پہنچی ہے‘‘

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

دریائے جہلم کے کنارے بھیرہ ایک گنجان آباد قدیم تاریخی شہر ہے اور اندرون لاہور شہر کی طرح ایک walled city ہے جس کے اردگرد oval شکل کی سرکلر روڈ ہے۔شہر میں داخل ہونے کے لئے آٹھ دروازے ہیں جنہیں ایک انگریز ڈپٹی کمشنر کیپٹن ڈبلیو جی ڈیویز Captain W G Davies۔(1876-1903) نے از سرِنو تعمیر کروایا تھا۔

ان دروازوں کے نام یہ ہیں:

1۔لاہور کی سمت میں لاہوری دروازہ۔اس کا لوکل نام گنج والا دروازہ اوراندرون گنج والا دروازہ ہے(ان کے درمیان گنج منڈی تھی)اس دروازے پر سن 1869ء کنداں ہے۔

2۔ملتان کی سمت میں ملتانی دروازہ۔ اس کا لوکل نام لالو والا دروازہ ہے۔اس پر سن 1865ء کنداں ہے

3۔کشمیر کی سمت میں کشمیری دروازہ۔اس کا لوکل نام چِٹی پُلی والا دروازہ ہے۔اس پر سن 1863ء کنداں ہے۔

4۔چنیوٹ کی سمت میں چنیوٹی دروازہ ۔ اس کا لوکل نام چک والا دروازہ ہے۔اس پر سن 1869ء کنداں ہے۔

5۔پیراں والا دروازہ ۔اس پرسن 1865ء کنداں ہے۔

6۔حاجی گلاب دروازہ ۔

7۔لوہارہ موری دروازہ ۔اس پر 1873ءکنداں ہے۔

8۔کابلی دروازہ ۔اس کا لوکل نام چڑی چوگ والا دروازہ ہے ۔

بھیرہ شہر کے اندر کئی محلّہ جات ہیں جو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم سے دُنیا کے نقشے پر یہ اہم تجارتی اور ثقافتی مرکز تھا۔چین اور ثمرقند تک ان کی تجارت تھی۔ہندوستان کے فرمانروا شیر شاہ سوری نے یہاں ایک شاہی مسجد بنوائی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ماموریّت کا دعویٰ کیا اور چند سال بعد بیعت کا آغاز کیا تو وہ پہلا شخص جس نے آپؑ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے اس کی رحمتوں کے چشموں سے جسمانی اور روحانی سیری حاصل کی وہ بھیرہ کی ہی مٹی کا بیٹا تھا جس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح حکیم

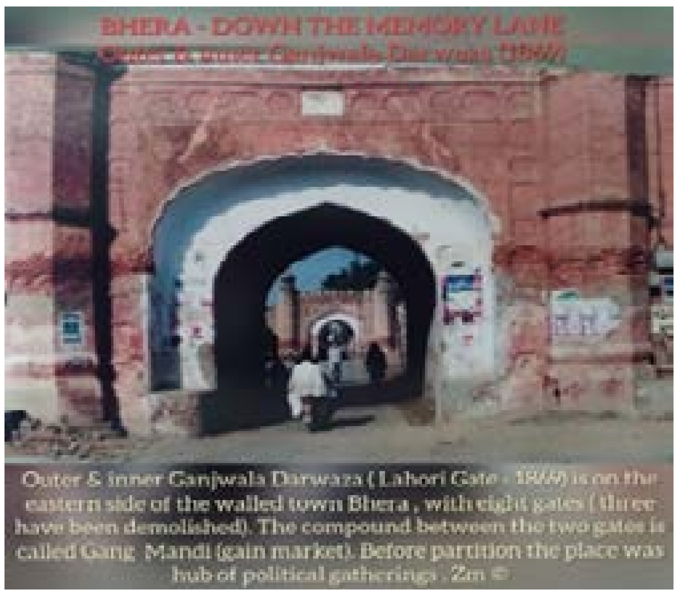

الامّت، حافظ قرآن، حاجی الحرمین حضرت مولوی نور الدینؓ ہے

اَلَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ۔

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 168)

ان کے نیک نمونہ کو دیکھ کر بھیرہ کی کئی سعید روحوں کوصحابۂ حضرت مسیح موعودؑ کے پاک گروہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی ۔تقریباً ہر خاندان اورشہر کے ہر محلّہ اور ہرطبقہ سے لوگ اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

حضرت مفتی محمد صادقؓ کا ایک اہم خواب اور اس کی تعبیر

حضرت مفتی محمد صادقؓ بھی بھیرہ کے نامور صحابہؓ میں سے ہیں اور حضرت مولوی نور الدینؓ کی اہلیہ اول کی طرف سے آپ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام شہر بھیرہ میں منڈی جارہے ہیں جس کو وہاں گنج کہتے ہیں۔ جب یہ خواب مَیں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا: **بھیرہ کو قادیان سے ایسی مناسبت ہے جیسے کہ مدینہ کو مکہ سے کیونکہ بھیرہ سے ہم کو نصرت پہنچی ہے۔**‘‘

(ذکر حبیب صفحہ 163-164)

313صحابہؓ میں شمار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے 313 صحابہؓ کی فہرست میں بھیرہ کے مندرجہ ذیل مریدوں کو شامل فرمایا ہے۔(بحوالہ انجام آتھم)

21۔حضرت مولوی حاجی حافظ حکیم نور دین صاحبؓ معہ ہر دو زوجہ بھیرہ ضلع شاہ پور

23۔حضرت مولوی حاجی حافظ حکیم فضلدین صاحبؓ معہ دو زوجہ بھیرہ

65۔حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بھیرہ ضلع شاہ پور

90۔حضرت قاضی امیر حسین صاحبؓ بھیرہ

164 حضرت خلیفہ نور دین صاحبؓ جمّوں جلال پور جٹاں سے علم کے حصول اور خدمت دین کی غرض سے حضرت مولوی نور الدینؓ کے پاس بھیرہ آئے تھے۔ آپ نے بھیرہ میں اپنی اہلیہ کے خاندان میں ان کی شادی کروائی تھی اور جب آپ مہاراجہ جمّوں کے شاہی طبیب مقرر ہوئے تو بھیرہ سے ہی آپ کے ساتھ جمّوں گئے تھے۔ آپ کے ہم نام ہونے کی وجہ سے مہاراجہ نے انہیں حضرت مولوی نوردینؓ کا (خلیفہ) کہنا شروع کیا اور بعد میں خلیفہ نور دین جموئیؓ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔قبر مسیح کی دریافت میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔

189۔حضرت مخدوم مولوی محمد صدیق صاحبؓ بھیرہ

220۔حضرت میاں محمد اسحاق صاحبؓ اوورسیر بھیرہ حال ممباسہ

245۔حضرت مفتی فضل الرحمن صاحبؓ معہ اہلیہ بھیرہ (آپ حضرت مولوی نور دینؓ خلیفۃ المسیح الاوّل کے داماد اور آپ کی اہلیہ کے بھانجے تھے)

246۔حضرت حافظ محمد سعید صاحبؓ بھیرہ حال لندن

247۔حضرت مستری قطب الدین صاحبؓ بھیرہ

248۔حضرت مستری عبد الکریم صاحبؓ بھیرہ

249۔حضرت مستری غلام الٰہی صاحبؓ بھیرہ

250۔حضرت میاں عالم دین صاحبؓ بھیرہ

251۔میاں محمد شفیع صاحبؓ بھیرہ (آپ حضرت مولوی نور دینؓ کی بہن کے بیٹے تھے)

252۔حضرت میاں نجم الدین صاحبؓ بھیرہ

253۔حضرت میاں خادم حسین صاحبؓ بھیرہ

254۔حضرت بابو غلام رسول صاحبؓ بھیرہ

255۔حضرت شیخ عبد الرحمٰن صاحبؓ نومسلم بھیرہ (آپ بہت کم عمری میں سکّھ ازم سےمسلمان ہوکر 1891ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے پاس آئے تھے۔حضورؑ نے انہیں حضرت مولوی نور الدینؓ کی کفالت میں دے دیا تھا)

258۔حضرت مولوی حافظ محمد صاحبؓ بھیرہ حال کشمیر (آپ حضرت مولوی نور الدینؓ کے بڑے بھائی، مولوی سلطان احمد مرحوم کے بیٹے تھے جن کا آپ نے کئی جگہ مرقاۃ الیقین میں ذکر فرمایا ہے)

297۔حضرت حافظ غلام محی الدین صاحبؓ بھیرہ حال قادیان

300۔حضرت محمد امین صاحبؓ کتاب فروش جہلم۔(آپ حضرت حافظ غلام محیّ الدینؓ کے حقیقی بھائی تھے اور بھیرہ سے جہلم شفٹ ہو گئے تھے۔یہ دونوں بھائی حضرت مولوی نور الدینؓ کے رضائی بھائی

تھے۔ بھیرہ میں آپ کے آبائی گھر (مسجد نور) کے سامنے والی گلی کے رہنے والے تھے۔

305۔حضرت مستری اسلام احمد صاحبؓ بھیرہ

وکی پیڈیا پر بھیرہ کی نمایاں شخصیات میں اوّل نمبر پر حضرت مولوی نور الدینؓ ہی کا نام ہے۔ بھیرہ کی تاریخ احمدیت مؤلفہ مکرم فضل الرحمٰن بسمل عقّاری صاحب کے صفحہ 11 پر لکھا ہے:

''بھیرہ کی جماعت تاریخ احمدیّت میں سابقون کی جماعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین 313 صحابہؓ میں سے بھیرہ کے احمدیوں کی تعداد 7 فیصد تھی اور یہ تعداد بلحاظ تناسب آبادی دیگر سب مقامات کی تعداد سے زیادہ ہے۔''

313 کی فہرست سے باہر بھیرہ اور بھیرہ کے مضافات میں کثرت سے صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ ہوئے ہیں جن کی تفصیل کی اس مضمون میں گنجائش نہیں۔

خدا تعالیٰ میری دُعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ ۙ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیۡہَا بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ۔(النور:37)

فِیۡ بُیُوۡتٍ: یہ نور چند گھروں میں ہو گا اب اعلان کرتا ہے کہ وہ گھر چھوٹے نظر آتے ہیں مگر وہ دن آتا ہے کہ بڑے ہو جائیں گے۔

یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ: ان گھروں میں اللہ کا بہت ذکر رہتا ہے یعنی خدا کی باتیں صبح و شام کرتے رہتے ہیں۔

اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ: اللہ خبر دیتا ہے کہ ان گھروں کو بڑا بنا دے گا۔

(حقائق الفرقان، جلد سوم صفحہ 218)

یہاں صحابہ کا ذکر ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کے آغاز کے وقت دسمبر 1888ء کے اشتہار میں فرمایا تھا:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔

پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر طاقت پاتے ہیں اُنہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں اُن کا غمخوار ہوں گا اور اُن کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دُعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان طیار ہوں گے۔''

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 167-168)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ میں سوسائٹی کے ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے یعنی Effluent Class, Middle Class,Lower Middle Class

راقم الحروف کا تعلق چونکہ بنیادی طور پر بھیرہ سے ہے اس لئے صحابہؓ کے اکثر خاندانوں کو جانتا ہے۔ یہ حیرت انگیز اور نہایت ایمان افروز بات ہے کہ بھیرہ کے چھوٹے چھوٹے گھروں کے صحابہؓ اور اُن کی نسلوں کو اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے بہت برکت دی ہے۔ ساری دُنیا میں پھیلا دیا ہے اور دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازا ہے اور یہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

دیکھ کر زمانے کے امام پر ایمان لائے ہیں تو اپنی حالتوں اور اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

پس آج بھی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں اس طرح گزارنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کا حقدار بنانے والی ہو۔ ہماری عبادتیں اور ہمارا ہر عمل جو ہے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اور آج رات اس سال کو الوداع کرنے کے لئے اور نئے سال کے استقبال کے لئے یہ دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے خاص یہ توفیق چاہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے گزرنے والے سال میں جو ہم نیک اعمال نہیں بجا لا سکے، نئے سال میں ہم ان کو بجا لانے والے ہوں۔ ایمان کے بیج کو اعمالِ صالحہ کی بروقت آبپاشی کے ذریعہ پروان چڑھانے والے ہوں۔ ہمارا اٹھنا ہمارا بیٹھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔

ایک طرف تو ہم اس بات پر خوش ہیں کہ جماعت کے ایک طبقہ نے قربانیاں دے کر جماعت کی تبلیغ کے نئے راستے کھول دیئے ہیں۔ لیکن دوسری طرف مَیں ایک یہ بات بھی افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس بعض غیر از جماعت کے ایسے خطوط بھی آتے ہیں کہ فلاں شخص آپ کی جماعت کا ہے، اس نے میرے ساتھ کاروبار کیا تھا، کاروباری شراکت تھی، یا قرض لیا تھا اور اب اس میں دھوکے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ تو ایسے لوگ جو اس طرح جماعت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں وہ ایسے لوگ ہی ہیں جن کا زبانی دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن یہ جو دعویٰ ہے انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ایسے لوگ تو جماعت کی ترقی میں شامل ہونے کی بجائے جماعت کی بدنامی کرنے والوں میں شامل ہیں۔ پھر آپس کے تعلقات ہیں۔ آپس کے جو تعلقات ایک احمدی کے دوسرے احمدی کے ساتھ ہونے چاہئیں، ایک رشتے کے دوسرے رشتے کے ساتھ ہونے چاہئیں اگر ان حقوق کا پاس نہیں تو پھر ان جگہوں کی برکات سے انسان فیض نہیں پا سکتا۔ نہ دعاؤں سے کوئی فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اعمالِ صالحہ میں تمام حقوق بھی آ جاتے ہیں۔

پس ہم میں سے ہر ایک اگر اپنے جائزے لے اور دیکھے کہ گزرنے والے سال میں ہم نے اپنے اندر سے کتنی برائیوں کو دور کیا ہے؟ ہمارے قربانی کرنے والوں نے ہماری اپنی طبیعتوں میں، ہمارے اپنے رویّوں میں کیا انقلاب پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً انفرادی طور پر بھی یہ سال جس کا آغاز اور اختتام بھی جمعہ کو ہوا اور ہو رہا ہے ہمارے لئے برکتوں کا سال ہے۔ لیکن اگر ہم دنیاداری میں بڑھتے رہے، اسی میں پڑے رہے اور ایک دوسرے کے حقوق غصب کرتے رہے۔ میاں بیوی، نند، بھابھی، ساس، کاروباری شراکت دار ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہے، ایک دوسرے کے ساتھ طعن وتشنیع کرتے رہے، اپنے رویوں میں، اپنی بول چال میں غلط الفاظ استعمال کرتے رہے تو پھر ہم برکتیں تو نہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہیں۔ ہمارے جو قربانی کرنے والے ہیں ان کی زبانی یاد کا دعویٰ کرنے والے تو ہم بنے ہیں، اُن کو اپنے لئے نمونہ بنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہم نہیں بنے۔ اگر ہمارے اپنے رویے نہیں بدلے تو ہم نے ان قربانی کرنے والوں کی تسکین کا سامان نہیں کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر دشمنانِ احمدیت کی طرف سے ہمارے لئے تکلیفیں پہنچانے کی انتہا کی گئی تو ہم اپنے ایمان کو اپنے اعمال سے سجاتے، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے۔ ہمارے خلاف اگر آگ بھڑکائی گئی تو ہمیں اس آگ میں سے اس سونے کی طرح نکلنا چاہئے تھا جو آگ میں سے کندن بن کر نکلتا ہے۔ ہمارے آنسو اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یوں نکلتے جو ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی انقلاب پیدا کر دیتے۔ پس ہم میں سے جن کا یہ گزرنے والا سال اس طرح گزرا اور انہوں نے اپنے ایمان کی اپنے اعمال سے آبیاری کی وہ خوش قسمت ہیں۔ آئندہ آنے والے سال میں پہلے سے بڑھ کر اس تعلق کو مضبوط کرنے کی خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 31/ دسمبر 2010ء، بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

از م ۔ ع ۔ ش (جرمنی)

لاہور سے پیرس کے ایفل ٹاور تک

ایفل ٹاور کا بانی انجینئر مسٹر ایفل

(Gustave Eiffel)

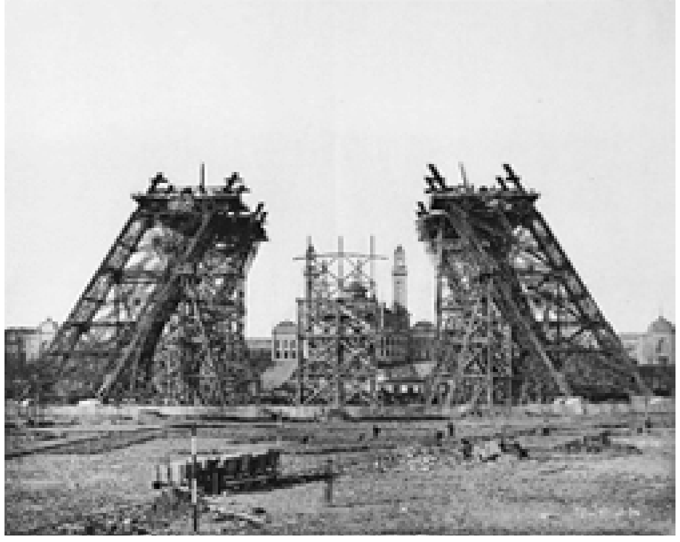

28 مئی 2010ء کے سانحہ لاہور کو ایک ماہ ہوا تھا کہ مجھے انٹرنیشنل انسانی حقوق کی کانفرنس میں شرکت کے لئے فرانس کے شہر Nantes جانا پڑا، یہ ماہ جون کے آخری ایام تھے۔ فرانس میں خاکسار کا قیام مشن ہاؤس پیرس میں تھا۔ فرانس کے امیر صاحب محترم اشفاق ربانی صاحب مشن ہاؤس پہنچنے پر بہت محبت سے ملے اور مجھے میری رہائش کے بارہ میں بتایا، میں نے اپنی آمد، پروگرام اور کانفرنس کے بارہ میں بتایا اور کسی دوست کو میرے ساتھ کانفرنس میں بھجوانے کی درخواست کی تا کہ وہاں جماعت سے متعلق بھی بات ہو سکے، امیر صاحب نے میری باتوں کو توجہ سے سنا اور مسکراتے ہوئے کہا کہ ان شاء اللہ ۔ امیر صاحب نے دوران قیام کمال محبت کا سلوک کیا اور عاجز کا بہت خیال رکھا، مجھے مشن ہاؤس کی سیر کرائی اور قیام کے دوران بہت سی تاریخی باتوں سے آگاہی دی خصوصاً خلفائے احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے، چونکہ یہ میرا کسی بھی یورپی ملک کا پہلا دورہ تھا، لہٰذا امیر صاحب نے ایک موقع پر مسکراتے ہوئے یہاں کے کھانوں کے متعلق مجھے بتایا، لہٰذا میں ذہنی طور پر تیار تھا کہ دیکھی جائے گی، لیکن جب کھانے میں لمبی اور دو منہ والی سوٹی نما روٹی دیکھی تو سچ مچ گھبراہٹ ہوئی کہ یہ کیسے کھائی جائے گی، اور پکڑوں کیسے؟ میں نے دائیں، بائیں دیکھا تو ایک دوست ویسی ہی روٹی کو توڑ کر نوالہ کی شکل میں کھا رہے تھے، یوں میری مشکل کا خاتمہ ہوا تھا۔

اگلے دن مجھے کانفرنس میں شرکت کرنا تھی، جس شہر میں کانفرنس میں شرکت کرنا تھی وہ شہر Nantes فرانس کے نارتھ ویسٹرن ریجن Pays de la Loire کا دارالخلافہ ہے اور دریائے Loire کے کنارے آباد ہے اور یہ فرانس کا چھٹا بڑا شہر ہے یہ بندرگاہ اور صنعتی تاریخ کے حوالے سے ایک اہم اور قابل ذکر شہر ہے۔ مکرم امیر صاحب کی اجازت سے محترم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ و مبلغ انچارج نے خاکسار کے ساتھ کانفرنس میں شرکت کی ۔ ہم جب وہاں پہنچے تو کانفرنس شروع ہو چکی تھی اور مختلف بڑے بڑے ہالوں میں مختلف موضوعات پر گفتگو ہو رہی تھی۔ ہم نے مشاورت سے ایک موضوع کا انتخاب کیا کہ اس ہال میں بولنا چاہیے، محترم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے ایک بڑے فورم میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مرد و خواتین کی بڑی تعداد کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور بعد ازاں پاکستان میں جماعت کے ساتھ امتیازی اور پرتشدد صورتحال پر ایک جاندار تقریر کی، پھر ہم نے ایمنسٹی انٹرنیشنل، یونیسف سمیت دیگر تنظیموں کے سٹالوں پر رابطے کئے، گفتگو کی۔ مجھے یاد ہے کہ وہاں گھومتے پھرتے انہوں نے کہا تھا کہ یہاں ابھی تک جماعت کا پیغام نہیں پہنچا لہٰذا کچھ تبلیغ کرنی چاہیے۔ اس کے بعد مجھے پاکستان سے نکل کر پہلی بار تبلیغ کرنے کا موقع ملا اور ہم نے وہاں سے پیرس کے لئے روانگی سے پہلے اس شہر میں تبلیغی فلائیر تقسیم کئے، بذریعہ کار پیرس کا سفر کئی گھنٹوں پر

مشتمل تھا۔

مشن ہاؤس میں لاہور ہی کے ایک مخلص خادم افتخار احمد طاہر صاحب سے اچانک ملاقات ہوئی جن کا تعلق میری ہی جماعت گلشن پارک سے تھا۔ وہ اس وقت سیکرٹری ضیافت فرانس کی حیثیت سے خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے خاکسار کو بتایا کہ افتخار صاحب تو آپ کے اپنے لاہور ہی کے نکلے ہیں، کل یہ آپ کو پیرس کی سیر کرا دیں گے اور اس طرح پروگرام کے مطابق اگلے دن ہم پیرس کی سیر کو نکلے۔ دیگر مقامات تو تھے ہی لیکن ٹارگٹ ایفل ٹاور ہی تھا۔ بلاشبہ ایفل ٹاور پیرس کا ایک شاہکار ہے جس نے ایک سو سال سے دنیا بھر میں دھوم مچا رکھی ہے۔ ایفل ٹاور دیکھنے کے بعد اس کی طرز تعمیر پر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس کو انقلاب فرانس کی 100 ویں سالگرہ کے تاریخی دن کی یادگار کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا۔ 131 سال بعد یہ ایک بہت بڑے عالمی تفریحی مقام کی شکل اختیار کر چکا ہے اور دنیا بھر کے سیاحوں کی فرانس میں ایفل ٹاور پہلی ترجیح ہوتی ہے، میرا اپنا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ہر سال کم و بیش 70 لاکھ افراد اس کی سیر کرتے ہیں، ریکارڈ کے مطابق اب تک اس کو دیکھنے والوں کی تعداد 30 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ ایفل ٹاور دیکھنے کے دن اور رات کے مناظر بالکل ہی مختلف ہیں، ایک سیاح کی کوشش ہوتی ہے کہ دن میں وہ پیرس اور ساتھ بہتے دریا

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

کے کرشماتی حسن اور بلند و بالا عمارتوں کے مسحور کن مناظر سے لطف اندوز ہو اور رات کو روشنیوں سے جگمگاتے پیرس کی چکا چوند دنیا کو دیکھے۔ میں جب مکرم افتخار صاحب کے ہمراہ ایفل ٹاور پہنچا تو ٹاور کے چاروں ستونوں کے درمیان کھڑا حیرت سے اس عجوبہ نما ٹاور کو دیکھنے لگا، ٹکٹ لے کر اوپر جانے والوں کی لمبی قطار لگی ہوئی تھی، میں نے ایک انجانا خوف محسوس کرتے ہوئے اوپر جانے سے انکار کر دیا، اور انسانی ذہن نما مشینوں کے پیچھے اس پیچیدہ جال کو دیکھنے لگا۔ افتخار صاحب مجھے اوپر جانے کے لئے قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن میری توجہ لائن میں کھڑے ان لوگوں کی طرف تھی گویا وہ محاذ جنگ پر جا رہے ہیں۔ آخری حربہ کے طور پر افتخار صاحب نے میرے کانوں کے قریب آ کر سرگوشی کرتے ہوئے پنجابی میں کہا کہ ''بندہ پیرس آوے تے ٹاور دی سیر نہ کرے، اے چنگی گل نہیں ہوندی''، میں نے ان کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھا اور کہا، اچھا، اے گل اے، پھر چلتے ہیں۔

ایفل ٹاور سچ مچ کئی پہلوؤں سے حیرت انگیز تخلیق کا حامل ہے کمزور دل والے اس کی سیر کرنے سے اجتناب ہی کریں تو بہتر ہے ورنہ بصورت کسی ناخوشگوار صورتحال کے پیش آنے کے خود ہی ذمہ دار ہونگے۔ اندر داخل ہو کر پہلی منزل سے اختتام تک آپ کو مسلسل حیرت انگیز جھٹکوں کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ ایفل ٹاور کی آخری منزل تک پہنچنے کے لئے جہاں لوہے کی بڑی بڑی عجیب و غریب مشینوں والی 9 لفٹیں موجود ہیں وہیں سیڑھیاں بھی ہیں جن کی تعداد 1660 ہے، مہم جو فطرت کے حامل لوگ سیڑھیوں کی مدد سے ایفل ٹاور پر چڑھنا اور پیرس کو دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ منفرد اور انوکھی طرز تعمیر والا یہ لوہے کا مینار پیرس میں بہنے والے دریا ''سین'' کے کنارے واقع ہے۔ تاریخ کے اوراق کو اگر پلٹا جائے تو اس کی انتہائی دلچسپ تاریخ پڑھنے کو ملتی ہے، ایفل ٹاور کا نام اس کے تخلیق کار انجینئر گستاف ایفل کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اس کی پیدائش دسمبر 1832 کو ہوئی تھی اور اس کا انتقال 1932 میں فرانس میں ہوا تھا، اس نے کالج آف آرٹ اینڈ مینوفیکچرنگ سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ ایفل ٹاور کی تعمیر کا آغاز 28 جنوری 1887ء کو ہوا اور 15 مارچ 1889ء کو اس کی تکمیل ہوئی اور 31 مارچ 1889 کو اس کا افتتاح کر دیا گیا۔ گویا اس عظیم الشان یادگار کی تعمیر دو سال اور دو ماہ میں مکمل ہوئی۔ ایفل ٹاور کے دو بنیادی ستونوں کی تعمیر دسمبر 1887 میں مکمل ہوئی اور پہلی منزل مارچ 1888 میں مکمل ہوئی۔ ٹاور کی دوسری منزل کا آغاز مئی 1888 میں ہوا اور اگست 1888 میں مکمل ہوئی جبکہ بالائی، تیسری اور آخری منزل کی تکمیل 15 مارچ 1889 کو ہوئی۔ اس سال اکتیس مارچ 2021 کو ایفل ٹاور 132 سال کا ہو جائے گا۔ 300 میٹر بلند لوہے کا مینار ہے اور اس کا وزن 7300 ٹن بتایا جاتا ہے، یہ انسانی ذہن کا ایک عظیم الشان شاہکار ہے اور تاریخی یادگار ہے۔ اس کی تعمیر 1889 کو مکمل ہوئی تھی، یہ وہی بابرکت سال ہے جب دنیا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ 1930 تک اس کو دنیا کے بلند ترین ٹاور کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ سو سال قبل بنے لوہے کے اس مینار کے اندر ہر طرف مشینوں، لوھے کی تاروں کا حیرت انگیز جال بچھا نظر آتا ہے اور لفٹوں کے چلنے سے عجیب و غریب آوازیں سننے کو ملتی ہیں۔ اس انسانی انوکھے ٹاور کی تین منزلیں ہیں، پہلی منزل 57 میٹر کی بلندی پر ہے، دوسری منزل 115 میٹر کی بلندی پر اور تیسری اور آخری منزل 276 میٹر بلند ہے۔ ہر منزل پر پہنچ کر انسان حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے ایک تو اندرونی مشینوں کو دیکھ کر اور دوسرا باہر کے منظر دیکھ کر۔ پہلی دو منزلوں تک جانے کے لئے لفٹ اور سیڑھیاں دونوں کی سہولت میسر ہے، آپ کسی ایک کے ذریعے دوسری منزل تک جا سکتے ہیں لیکن تیسری اور آخری منزل پر صرف لفٹ کے ذریعے جایا جا سکتا ہے اور دوسری منزل پر لائن میں لگ کر آپ لفٹ کے ذریعے آخری منزل پر پہنچتے ہیں کیونکہ وہاں رش بہت ہوتا ہے اور جگہ کم ہوتی ہے لہذا ترتیب سے لفٹ میں داخل ہو کر تیسری منزل پر پہنچنا ہوتا ہے جہاں سے آپ نیچے کی دنیا کو نئے زاویے سے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ نیچے بہتا دریا اور اس میں چلتے جہاز، اور کشتیاں، بل کھاتی سڑکیں اس پر دوڑتی ہوئی قیمتی گاڑیاں، بلند و بالا عمارتیں اور دیگر دلفریب نہ بھولنے والے مناظر سمیت بہت کچھ دیکھنے کو ملتا ہے۔ یقیناً اس کا ڈیزائن بنانے والوں نے انتہائی دور اندیشی کے ساتھ مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھا ہوگا، اس کے ساتھ ساتھ وہیں پر آپ ایفل ٹاور کے تخلیق کاروں کے مجسمے بھی دیکھ سکتے ہیں جو ناقابل یقین حد تک جیتے جاگتے انسان لگتے ہیں۔

طلوع وغروب آفتاب

13 فروری 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:35	18:17
مدینہ منورہ	05:38	18:15
قادیان	05:50	18:13
ربوہ	05:30	17:53
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:50	17:16